سوال

(84) قیام لیلۃ القدر کا لفظ جو احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے، اُس سے کیا مراد ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قیام لیلۃ القدر کا لفظ جو احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے، اُس سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قیام لیلۃ القدر کے لغوی معنی ہیں۔ شب قدر میں اٹھنا۔ اور شرعی معنی ہیں، شب قدر کی نماز۔ یعنی قیام لیلۃ القدر سے وہ نماز مراد ہے، جو شب قدر میں عشاء کے بعد پڑھی جائے، قیام کے معنی ایسے محل میں نماز کے آیا کرتے ہیں۔ جیسے قیام اللیل اور قیام رمضان وغیرہ، قیام کا اطلاق نماز پر اس قسم کے مقامات پر بہت آیا ہے، سورہ مزمل میں قیام کا لفظ کئی جگہ آیا ہے، اُس سے ان سب جگہوں میں نماز ہی مراد ہے، (جواب نمبر ۵ بھی ملاحظہ ہو) اور ابوذر کی حدیث جو مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۱ میں ہے اس میں ہے۔

((صمنا مع رسول اللہ ﷺ فلم یقم بنا شیئا من الشهر حتی بقي سبع فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل فلما کانت السادسة لم یقم بنا فلما کانت الخامسة قام بنا حتی ذهب شطر اللیل فقل یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام هذه اللیلة فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب له قیام لیلة فلام کانت الرابعة لم یقم بنا حتی بقي ثلث اللیل فلما کانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیة الشهر رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی الخ))

اس ایک حدیث میں قیام کا لفظ نو جگہ آیا ہے، اور ان نوں جگہوں میں اس سے نماز ہی مراد ہے، الحاصل قیام لیلۃ القدر سے بھی شب قدر ہی مراد ہے، نماز پر قیام کا اطلاق اس لیے کیا جاتا ہے، کہ قیام نماز کا ایک رکن ہے، اور یہ اطلاق از قبیل اطلاق الجزء علی الکل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 249